



سوال

(121) نبی اکرم ﷺ کی قبر کی زیارت کے بارے میں تمام احادیث ضعیف یا موضوع ہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے درج ذیل احادیث کے بارے میں راہنمائی فرمائیں گے، کیا یہ صحیح ہیں؟

(من حج ولم یزرنی فقد جفانی)

(من زارنی بعد موتی، فكأنما زارنی فی حیاتی)

من زارنی بالمدینۃ محتسبا كنت له شفیقا شهیدا یوم القیامۃ

یہ احادیث بعض کتب میں مذکور ہیں جس کی وجہ سے اشکال اور رائے میں یہ اختلاف پیدا ہوا کہ ایک رائے ان احادیث کی تائید میں ہے اور دوسری ان کی تائید میں نہیں ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ان میں سے پہلی حدیث کو ابن عدی اور دارقطنی نے بطریق عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے اس طرح روایت کیا ہے:

(من حج ولم یزرنی فقد جفانی) (الکامل لابن عدی: 2480 وعنه ابن الجوزی فی الموضوعات: 128/2)

”جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی تو اس نے مجھ سے جفا کی۔“

یہ حدیث ضعیف بلکہ موضوع یعنی جھوٹی اور من گھڑت ہے، کیونکہ اس کی سند میں محمد بن نعمان بن شبل باہلی ہے، جو اپنے باپ سے روایت کرتا ہے اور یہ دونوں راوی بے حد ضعیف ہیں۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں طعن نعمان پر نہیں بلکہ ابن نعمان پر ہے۔ اس حدیث کو بزار نے بھی روایت کیا ہے اور اس کی سند میں ابراہیم غفاری ضعیف ہے۔ امام بیہقی نے اسے بطریق حضرت عمر روایت کیا اور فرمایا کہ اس کی سند مجہول ہے۔

دوسری حدیث کو امام دارقطنی نے آل حاطب کے ایک آدمی سے روایت کیا ہے جو اسے انہی الفاظ کے ساتھ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتا ہے (۱) مگر اس روایت میں یہ



آدمی مجہول ہے۔ اسے ابو یعلیٰ نے اپنی مسند میں اور ابن عدی نے اپنی کامل میں بھی روایت کیا ہے (۲) مگر اس کی سند میں حفص بن داؤد ہے، جو کہ ضعیف الحدیث ہے۔

(۱) سنن دارقطنی: 278/2، حدیث: 2668

(۲) الکامل لابن عدی: 790/2

تیسری حدیث کو ابن ابی فذیک رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے (۳) اس کی سند میں سلیمان بن یزید کعبی بطریق عمر ضعیف ہے۔ نیز اس کی سند میں ایک اور مجہول راوی بھی ہے۔ البتہ ایسی صحیح احادیث بھی ہیں جن میں یہ ہے کہ عبرت، نصیحت اور میت کی خاطر دعا کے لیے (قبرستان کی) زیارت کی جائے، مگر خاص طور پر رسول اللہ ﷺ کی قبر کی زیارت کے لیے جس قدر بھی روایات ہیں، وہ سب کی سب ضعیف ہیں بلکہ کہا گیا ہے کہ وہ موضوع ہیں۔ جو شخص زیارت قبور یا رسول اللہ ﷺ کی قبر کی شرعی زیارت کی رغبت کرے یعنی یہ زیارت عبرت، نصیحت، میت کے لیے دعا، نبی ﷺ کی ذات گرامی کے لیے درود پڑھنے اور صاحبین کے لیے ترضی (دعا کرنے) پر مشتمل ہو، اس میں شدرحال نہ ہو محض زیارت قبور ہی کے لیے سفر نہ ہو، تو ایسی زیارت مشروع ہے اور اس میں اجر و ثواب کی امید ہے۔

(۳) تاریخ جرجان، ص: 434، 784

اگر کوئی شخص شدرحال یا محض زیارت قبور ہی کے لیے سفر اختیار کرے تو یہ جائز نہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے خود یہ ارشاد فرمایا ہے:

(لَا تُشَدُّ الرِّجَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَسْجِدِ الْأَنْقِصِيِّ) (صحیح البخاری فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة باب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة حدیث 1189 و صحیح مسلم الحج باب فضل المساجد الثلاثة حدیث 1397 والفظل)

تین مسجدوں کے سوا اور کسی مسجد کیلئے شدرحال نہ کیا جائے (1) میری یہ مسجد (2) مسجد حرام اور (3) مسجد انقصی۔

نیز آپ نے فرمایا:

(«لَا تَمْتَدُّوا قُبُورِي عِيداً، وَلَا تَجْعَلُوا بِيَوْمِي قُبُوراً، وَجِئْتُمْ كُنْتُمْ فَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي») (سنن ابی داؤد المناسک باب زیارة القبور حدیث 2042 و مسند احمد 367/2 والفظل)

”میرے قبر کو میلہ اور اپنے گھروں کو قبر میں بنانا اور تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود پڑھنا تمہارا درود مجھے پہنچایا جائے گا۔“

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 4 ص 115

محدث فتویٰ